حاصل کرتے ۔ خانقاہِ سراجیہ پہ طالبانِ حق کا تانتا بندھا رہتا۔ آپ اپنے علاقہ ضلع میانوالی کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے دور دراز کے علاقوں تک اپنے روحانی کمالات کی وجہ سے مشہور تھے۔

منقول ہے کہ آپ زندگی کے آخری دنوں میں فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کسی مرید کو محروم نہیں رکھا ہر شخص کو اس کی استعداد کے مطابق سلسلۂ نقشبندیہ کے فیوض و برکات سے بہرور کیا۔ تعلیم و تربیت کا یہ دور مکمل ہو چکا ہے۔ اب آرزو ہے کہ اگر ذات باری تعالیٰ فرصت عطا فرمائے تو ایک نئے دور کا آغاز ہو۔ پہلے کی طرح طالبانِ حق کو داخل طریقہ کروں اور انہیں وصول الی اللہ کی سب منزلیں طے کراؤں۔

آپ سے بیشمار کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ قیوم زماں اور حضرت اعلیٰ کے القاب سے مشہور تھے۔ خانقاہ سراجیہ کو آپ نے مثالی طریقت گاہ بنایا۔ مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی، ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی۔ کتاب خانۂ سعدیہ کی داغ بیل ڈالنے کے بعد اسے پاکستان کا ایک مثالی کتابخانہ بنایا۔ آپ کی ذاتِ عالیہ عرفان و تصوف کا آفتاب تھی۔ آپ ۲۰ سال تک رشد و ہدایت کے فلک پر طلوع ہو کر اپنی ضیا پاشیوں سے طالبانِ حق کے دلوں کو روشنی بخشتے رہے۔

وصال مبارک | ۱۲ صفر ۱۳۶۰ھ کو ۸۳ سال کی عمر پاکر آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا مزار پر انوار خانقاہ سراجیہ کی مسجد کے شمال مغرب میں موجود ہے۔

جانشین اور خلفاء | آپ نے نائب قیوم زمان صدیق دوراں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب لدھیانوی کو اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ آپ کے خلفاء کی تعداد بتیس ۳۲ تھی جو برصغیر پاک و ہند کے مختلف گوشوں میں لوگوں کو عرفان و تصوف سے مالامال کرتے رہے۔

مولانا محمد عبد اللہؒ کے مختصر احوال

نسب مبارک | آپ کے والد ماجد حضرت میاں نور محمدؒ ولد میاں قطب الدین موضع سلیم پور سدھوال تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ نہایت ہی دیندار، پاک طینت اور سادہ انسان تھے۔

ولادت باسعادت | حضرت مولانا محمد عبد اللہ قدس سرہٗ العزیز، میاں نور محمد صاحبؒ کے گھر ۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت | جب آپ کی عمر مبارک چھ برس ہوئی تو والد ماجد نے آپ کو قریبی مسجد میں تعلیم قرآن حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔ آپ نے جلد ہی قاعدہ، پارہ عم کی ناظرہ تعلیم، شش کلمے،

نماز کی تراکیب، نماز میں پڑھی جانے والی سورتیں اور دعائیں حفظ فرمالیں۔ اس کے ساتھ ہی پہلی جماعت میں داخل کرا دئے گئے۔

مڈل پاس کرنے کے بعد دھرم کوٹ ضلع فیروز پور میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے مولانا محمد ابراہیم سلیم پوری کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مدرسہ عزیزیہ لدھیانہ میں زیر تعلیم رہے۔ پھر دارالعلوم دیوبند میں تشریف لے گئے اور درس نظامی کے متوسطات سے دورۂ حدیث تک کے جملہ علوم کی کتابیں وہیں پڑھیں۔

تکمیل سلوک دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اسی دوران آپ کی شادی ہوگئی۔ کسب معاش کے سلسلے میں آپ نے حکمت کو ذریعۂ معاش بنانے کا خیال فرمایا اور حکمت سیکھنے کی غرض سے عازم سرگودھا ہوئے اس زمانہ میں حکیم عبدالرسول صاحب سرگودھا میں طب کا درس دیتے تھے آپ ان کے پاس رہ کر فنِ طب سیکھنے لگے۔

حکیم صاحب حضرت اعلیٰ مولانا ابوالسعد احمد خان بانی خانقاہ سراجیہ کے ارادتمندوں میں سے تھے اور آپ اکثر حکیم صاحب کے ہاں تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت کے بارے میں حکیم صاحب سے دریافت فرمایا۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ ان کا نام مولوی محمد عبداللہ ہے۔ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں اور طب سیکھنے کیلئے یہاں آئے ہیں۔ اس پر حضرت نے فرمایا: "یہ طبیب بنتے تو نظر نہیں آتے۔ البتہ آپ انہیں پڑھاتے رہیں تاکہ ان کا شوق پورا ہو جائے۔"

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ حکیم صاحب کے ہمراہ خانقاہ سراجیہ پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے حکیم صاحب سے فرمایا: "آپ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو اپنی حکمت جلد پڑھا دیں۔ کیونکہ اس کے بعد مجھے ان کو اپنی حکمت بھی پڑھانی ہے۔"

پھر آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

چند خوانی حکمت یونانیاں

حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

حضرت مولانا محمد عبداللہؒ نے جب آپ کی زبان مبارک سے یہ شعر سنا تو ذوقِ طلب سرد پڑ گیا واپس سرگودھا پہنچ کر حضرت کو اپنے حالِ دل سے بذریعہ خط آگاہ فرمایا۔ حضرت نے حکیم صاحب کو لکھا کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کی طبی تعلیم جہاں تک ہوگئی ہے کافی ہے۔ انہیں خانقاہ پر بھیج دیجئے۔ پھر آپ خانقاہ سراجیہ پر آگئے اور آئے بھی یوں کہ پھر ہمیشہ کیلئے یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ پندرہ برس تک

آپ نے حضرت سے روحانی فیض حاصل کیا اور اس عرصہ میں ہمیشہ سفر و حضر میں آپ کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے، باطنی کمالات کو حاصل کرنے کے بعد مجاز طریقت ہو گئے۔

عطائے خلافت | حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحبؒ نے اپنی حیات مبارک میں ہی آپ کو اپنا جانشین نامزد فرما لیا تھا۔ اور اپنے جامع وصیت نامہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہؒ کو خانقاہ سراجیہ کی مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کی اجازت مرحمت فرمانے کے علاوہ خانقاہ شریف کی جملہ املاک کے حقوق وراثت بھی آپ کو عطا فرما دیئے تھے۔

ادائے فرض منصبی | جو منصب عالیہ آپ کو اپنے پیرو مرشد نے عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اسے ایک اہم فریضہ سمجھ کر پورا کیا۔ اپنے دل و دماغ کو ہر قسم کے انتشار سے فارغ رکھ کر طالبان حق کی راہنمائی فرمائی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو توجہ عنایت کی بے پناہ قوت عنایت فرمائی تھی۔ آپ کی ایک معمولی سی نظر طالب حق کے قلب و روح کو کیف و سرور سے معمور کر دیتی تھی۔ جو مسند عالیہ آپ کو عطا ہوئی تھی۔ آپ نے اس کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی آسائشوں کیلئے استعمال نہ کیا۔ اپنے پیرو مرشد کے آستانہ مبارک کی عزت و حرمت کو مقدم سمجھا اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خدمت کو اپنی زندگانی کا شعار بنائے رکھا۔ خانقاہ شریف کے کتب خانہ سعدیہ میں توسیع فرمائی حج پر تشریف لے گئے۔ تو مدینہ منورہ سے نادر کتابیں خرید کر ہمراہ لائے۔ خانقاہ شریف کے مدرسہ تعلیم القرآن کی کارکردگی کو بہتر بنایا۔ علاوہ ازیں خانقاہ سراجیہ سے متوسل تمام حضرات کی راہنمائی فرمانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ چھوڑا۔

آپ کو حضرت سے بے پناہ محبت تھی، جب ان کی یاد آتی تو ہجر سے بیقرار ہو کر یہ شعر پڑھتے پڑھتے رونے لگتے ؎

بازگو از نجد و از یاران نجد　　　تا در و دیوار را آری بوجد

؎ مرے بابل جیدوں دی جائیاں میں
خدا جانے ترسے لڑ لائیاں میں

ختم نبوتؐ سے لگاؤ | آپ کو ختم نبوتؐ سے والہانہ لگاؤ تھا ——— آپ منکرین ختم نبوت اور اس عقیدہ میں من گھڑت تاویلات کرنے والوں کو اسلام کا سب سے بڑا دشمن خیال فرماتے تھے، جب ۱۹۵۳ء میں ارباب اقتدار نے داعیان ختم نبوت کو جان سے مار دینے کا حکم دیا تو آپ نے داعیان ختم نبوت کو حکمت عملی سے اپنے پاس بلایا اور محفوظ و مخفی مقام